اللہ اکبر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کشف المحجوب (اردو)

رحمۃ اللہ علیہ

تصوف کی لازوال و شہرہ آفاق کتاب

مصنف

زبدۃ العارفین ابو الحسن سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا عبد الرؤف فاروقی

ناشر اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب : **کشف المحجوب**

مصنف : زبدۃ العارفین ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری رحمتہ اللہ علیہ

مترجم : جناب مولانا عبدالرؤف فاروقی

پروف ریڈنگ : قاری محمد عبدالاحد۔ بادامی باغ، لاہور۔

کمپوزنگ : نوید جاوید۔

ناشر : اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ،

: اُردو بازار، لاہور۔

نوٹ

ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ ،معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔

شکریہ!

(ادارہ)

تیسرا باب

فصل اول

تصوف کے بیان میں

اللہ عزوجل نے فرمایا ہے "وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا" (رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے ہم کلام ہونے لگتے ہیں تو وہ کہتے سلام ہے) اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التصوف فَلایُؤ مِنَ عَلیٰ دعائهم کُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الغافِلِین" (جو شخص اہل تصوف کی آواز سنے اور ان کی پکار پر یقین نہ کرے اللہ تعالٰی کے ہاں وہ غافلوں میں لکھا جاتا ہے) لوگوں نے اس اسم تصوف کی تحقیق میں بہت سی باتیں کہی ہیں اور متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان میں سے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ صوفی کو صوف کا لباس زیب تن کرنے کی وجہ سے صوفی کہا جاتا ہے ایک اور گروہ یہ کہتا ہے کہ صوفی کو اس لئے صوفی کہتے ہیں کہ وہ (قرب) الٰہی کی) صف میں ہوتا ہے۔ ایک گروہ کے مطابق اس کو اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ محبت و تعلق کی وجہ سے صوفی کہا جاتا ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ اسم لفظ صفا سے مشتق ہے۔

ہر کسی کے نزدیک تصوف کے معنی کی تحقیق میں بہت سے لطائف ہیں۔ لیکن لغت کے اعتبار سے اس کا مفہوم ان معانی سے دور ہو جاتا ہے۔ پس صفا تمام چیزوں میں قابل تعریف ہے اور اس کی ضد کدورت ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْیَا وَبَقِیَ کَدْرُهَا" (دنیا کی صفائی چلی گئی اور اس کی کدورت باقی رہ گئی) اور کسی چیز کے لطائف و خوبی کا نام اس کی صفائی و پاکیزگی ہے، پس چونکہ اس قصہ (تصوف) والوں نے اپنے اخلاق و معاملات کو مہذب (درست) کر لیا ہے اور اپنی طبیعت کا آفات سے چھٹکارا حاصل کر لیا ہے اس لئے ان کو صوفی کہتے ہیں اور یہ نام ان لوگوں کا "اسم علم"

ہے اس لئے کہ ان کا حق اس سے زیادہ و بزرگ ہے کہ ان کے معاملات کو مخفی رکھا جا سکے یہاں تک کہ (وصفی معنی پر دلالت کے لئے) ان کے اسم کے لئے بھی کسی ایسے مادہ سے ہی مشتق ہونا چاہئے (جس سے یہ مقصد حاصل ہو جائے) اور اس دور میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو تصوف اور اہل تصوف سے حجاب میں رکھا ہے اور اس تصوف کی لطافت کو ان کے دلوں سے پوشیدہ کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ ایک گروہ کا خیال یہ ہو گیا کہ اس کام میں صرف ظاہری احوال کی اصلاح ہے باطن کا مشاہدہ موجود نہیں اور ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ صوفی صرف ایک اسم ہے جس کی کوئی اصل اور حقیقت نہیں یہاں تک کہ بیہودہ لوگوں کی دیکھا دیکھی ظاہر بین علماء نے بھی اس طریق تصوف کی اہلیت کا انکار کر دیا ہے اور اس حال کے حجاب ہی سے خوش ہو گئے ہیں حتیٰ کہ عوام نے ان کی تقلید کرتے ہوئے صفائی باطن کی طلب کو دل سے مٹا دیا ہے اور سلف وصحابہؓ کے مذہب کو بالائے طاق رکھ دیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ امام الصوفیاء

؎ اِنَّ الصَفَا صفَةُ الصدیق! اِن اردت صوفیاً عَلَی التحقیق

ترجمہ:۔ اگر تم حقیقی صوفی بننا چاہتے ہو (تو تمہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پیروی کرنا ہو گی) کیونکہ بلاشبہ صفائے باطن حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صفت ہے اس لئے کہ صفائے باطن کی ایک اصل ہے اور ایک فرع! اس کی اصل دل کے اعتبار سے منقطع ہونا اور اس کی فرع بے وفا دنیا سے دل کا خالی ہونا ہے اور یہ دونوں چیزیں حضرت ابوبکر صدیق اکبر عبداللہ بن ابی قحافہؓ کی صفات ہیں۔ اس لئے کہ اہل طریقت کے امام وہی تھے اور ان کے دل کے غیر اللہ سے منقطع ہونے کا یہ عالم تھا کہ جب تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، حضور ﷺ کے حضرت معلیٰ اور مکان مصطفےٰ میں تشریف لے جاتے (وفات پا جانے) سے شکستہ دل ہو چکے تھے حتیٰ کہ حضرت عمرؓ تلوار کھینچے کہہ رہے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ پیغمبر ﷺ

فوت ہو گئے ہیں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ اس وقت صدیق اکبرؓ باہر تشریف لائے اور بلند آواز سے فرمایا الا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمداً فَاِنَّ مُحَمداً قدفات وَمَنْ عَبدَ ربَّ محمدٍ فانہ' حیی لایموت (لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص محمد ﷺ کی پرستش کرتا تھا پس (اس کے معبود) محمد ﷺ پر تو موت واقع ہوگئی اور جو شخص محمد ﷺ کے پروردگار کی عبادت کرتا تھا۔ تو وہ رب تو زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا) پھر آپؓ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی ''وَمَا مُحَمَّد'' اِلاَّ رَسُوْل'' قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلیٰ اَعْقَابِکُمْ ''(محمد ﷺ اللہ کے ایک رسول ہی تو ہیں۔ آپؐ سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ پس اگر وہ مرجائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم دین سے ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟) یعنی جس شخص کے معبود محمد ﷺ تھے اس کا معبود تو چل بسا اور جو خدائے محمد ﷺ کی پوجا کرتا تھا اس کا معبود زندہ ہے ہرگز نہیں مرے گا اور جس آدمی نے فانی چیز کے ساتھ دل لگالیا تو فانی تو یقیناً فنا ہو جاتی ہے اور اس کے فنا ہو جانے پر اسے رنج والم حاصل ہوگا اور جس نے ہمیشہ باقی رہنے والے کے حضور اپنی جان سپرد کر دی تو جب اس کا نفس فنا ہو جاتا اور روح کا تعلق جسم سے منقطع ہو جاتا ہے تو وہ (اس کے باوجود) بقائے دوام سے باقی رہتا ہے پس جس نے حضرت محمد ﷺ کی ذات کو چشم آدمیت سے دیکھا جب وہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو اس کے دل سے محمد ﷺ کی تعظیم بھی اٹھ گئی اور جس شخص نے آپ کی ذات کو چشم حقیقت سے دیکھا اس کے لئے حضور ﷺ کا اس دنیا میں رہنا اور اس دنیا سے تشریف لے جانا دونوں امر برابر ہیں کیونکہ اس نے حالت بقاء میں آپ کی بقا کو بواسطہ حق سبحانہ اور حالت فنا میں آپ کی فنا کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہی سمجھا اور وہ ''محول'' تبدیل کئے ہوئے جسم (اقدس) سے اعراض کر کے ''محول'' (تبدیل کرنے والے حق تعالیٰ) کی طرف متوجہ ہوا۔ محول کا قیام محول کے واسطہ سے دیکھا اور اکرام حق کی مقدار آپ کی تعظیم کی نہ کسی مخلوق میں اپنا دل لگایا اور نہ اپنی نگاہ کسی مخلوق پر ڈالی کیونکہ شعر